UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224813
UNIVERSAL
LIBRARY

الحمد للہ

مقام دار العلوم

جسمین

دار العلوم کا لکھنؤ مین تجویز کیا جانا اور نتیجۂ کاروائی مذکور ہی

مرتبہ

مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب رکن انتظامی ندوۃ العلما

انتظامی پریس کانپور مین چھپا

دارالافتا مین کتابون کی ضرورت

دارالافتا مین کتابونکی جسقدر حاجت ہی اسکو ہر شخص اس بات سے اندازہ کرسکتا ہی کہ تحقیقات علم کے لیے جبتک فقہ۔ تفسیر حدیث کی کتابین اور اُن علوم و فنون کی جو علوم مذکورۂ بالا کے آلات و اسباب ہین ہر قسم کے موجود ہنون ذرا بھی کام چل نہین سکتا اور یہ کام ایسا نہین ہی کہ اسمین عقل کے زور سے کام نکالا جائے اسواسطے کتابون کا مہیا ہونا بہت ضرور ہی اگر اہل ہمت توجہ کرین تو کچھ دشوار نہین۔ اس مقام پر ایک مجمل فہرست اُن کتابون کی نقل کیجاتی ہی جنکی ضرورت ہے جو صاحب چاہین کتابین عنایت فرمائین اور جو چاہین انکی قیمت دیدین جو کتابونکی محاذی درج ہین

تفسیر		عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	لعہ	جامع الرموز	[illegible]
تفسیر کبیر	عنہ	مرقاۃ شرح مشکوۃ	[illegible]	فتح القدیر	عہ
تفسیر روح المعانی	معہ	زرقانی شرح موطا	[illegible]	بنایہ شرح ہدایہ	
تفسیر مظہری	صہ/	قسطلانی مع نووی	[illegible]	عینی شرح کنز	[illegible]
تفسیر احمدی	[illegible]	اشعۃ اللمعات	معہ	تحفۃ المحتاج شرح منہاج	
تفسیر اتقان	[illegible]	تخریج زیلعی	عہ	حاشیۃ البنانی علی شرح مختصر الخلیل	
شرح شاطبیہ	[illegible]	آثار امام محمد	اا/	شرح زاد المستقنع	
حدیث		حجج امام محمد	[illegible]	میزان شعرانی	[illegible]
صحیح بخاری	عہ	مجمع البحار	صہ/	کشف الغمہ	
صحیح مسلم	عہ	تدریب الراوی	[illegible]	**کلام**	
جامع ترمذی	[illegible]	**فقہ**		شرح مواقف	[illegible]
سنن ابی داود	[illegible]	ہدایہ	ے	شرح مقاصد	لعہ/
نسائی	[illegible]	قاضی خان مع بزازیہ عالمگیری	[illegible]	یواقیت والجواہر	[illegible]
ابن ماجہ	ے	بحر الرائق	[illegible]	**علوم متفرقہ**	
موطا امام مالک	[illegible]	طحاوی		احیاء العلوم	[illegible]
موطا امام محمد	[illegible]	کتاب الخراج مع جامع صغیر		زواجر	[illegible]
شرح معانی الآثار طحاوی	عہ/	امام محمد	[illegible]	بستان فقیہ ابو اللیث	[illegible]

مقام

دار العلوم ندوة العلما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے

قومی اور مذہبی ترقیات اگرچہ زمانے کی رفتار سے موافق یا مخالف صورتوں مین ٹکراتے معلوم ہوتے ہین لیکن رہبران قوم و ملت کا ہمیشہ یہ فرض منصبی رہا ہے اور رہنا چاہیے کہ اس مزاحمت سے قوم و ملت کو بچائین ورنہ قومی خدا داد قوت اس مزاحمت کی کشمکش مین بجاے اسکے کہ مذہبی ترقیات کے وسائل پر قبضہ کرے اس بیجا مزاحمت کی نذر ہو جاتی ہے کسی غیر ملت و قوم کو اس مزاحمت سے چارہ ہو یا نہو لیکن ہمارے پاک مذہب اسلام کو اس قسم کے جدید حوادث سے اسوجہ سے کبھی کوئی آسیب یا گزند نہین پہونچ سکتا ہے کہ مذہبی عبادات یا معاملات اُن حوادث سے جُدا نہین بلکہ مذہب و ملت کے ایسے اجزا ہین کہ اسلام کو اُنسے ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ الٰہیات یا عقائد سے

تعلق ہے۔ سیاست۔ تجارت۔ حرفت۔ زمینداری وغیرہ وغیرہ شرائع اسلام کے شعبے اور شاخین ہین۔ گذشتہ تیرہ سو برس سے آجتک عالم مین ہزارون رنگ جما اور ایک حد تک اُنکو ترقی یا تنزل کے نشیب و فراز سے سابقہ رہا۔ مگر مذہب اسلام کے اُس وسیع احاطے سے ایک قدم بھی باہر نجا سکے جسکو بانی دین متین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے قائم فرمایا تھا۔

اب اِس زمانے مین اگرچہ ذرائع ترقی شباب پر ہین اور ہزارون وسائل ملک مین پیدا ہوتے جاتے ہین۔ مگر ہمارے پاک مذہب اِسلام کی دعوت علی حالہا باقی ہے اور ان سب کا قدر مشترک وہی ہے جو لعثت عامہ اور دعوت مشترکہ کا نتیجہ ہے **ندوۃ العلما** نے بھی اِسی پاک بنیاد کی اتباع مین ایک ایسا مدرسہ اور دار العلوم قائم کرنا چاہا ہے جسکو عموم اشتراک کی روسے کُل ملک اور ساری قوم سے یکسان تعلق ہو۔ اور یہ خیال بھی ضرور ہے کہ اِس عام ترقیات کے وسائل کو مذہبی تعلیم مین اِسطور پر داخل کرے کہ تربیت اور تعلیم سے وہی نتائج پیدا ہون کہ اُسکو کسی پیمانے کی ترقی سے بیگانگت نہو۔ بلکہ دینی اُصول کا وہ بڑا پیمانہ ان عام وسائل ملکی پر غالب ہو۔

حضرات اگرچہ یہ چرچا ملک مین کئی سال سے ہی کہ ندوۃ العلما
کچھ کرنا چاہتا ہے۔ نصاب تعلیم کی ترمیم قومی اتحاد اور اسکے ذریعے
علوم اسلامیہ کو ازسرنو زندہ کرنے کیلیے ایک عظیم الشان اور وسیع دارالعلوم
قوم کے ہاتھون سے ملک مین قائم کرنا لیکن اسکے ساتھ
بزرگان قوم و ملت کے خیال اسطرف ضرور رجوع تھے
اور ہین کہ یہ دارالعلوم کہان اور کس شہر مین قائم ہو۔
سب سے پہلے مجالس انتظامیہ ندوۃ العلما مین یہ مسئلہ
پیش کیا گیا اور غور و فکر کا موقع دیا گیا۔ اکثر اہل الرائے نے
اسپر اتفاق کیا کہ دارالعلوم لکھنؤ مین قائم ہو لیکن ہنوز یہ مسئلہ نہ مختتم
ہوا تھا نہ جلسہ عام کی منظوری ہوئی تھی کہ گذشتہ سال مین جب
عام اجلاس سالانہ ندوۃ العلما کا میرٹھ مین قائم ہوا اُسوقت ایک
خاص جلسے مین اس مسئلے کے متعلق باہم تذکرہ ہوا۔ اراکین
موجودہ سے بعض حضرات نے مسئلہ متفقہ کی بنا پر یہی راے
ظاہر فرمائی کہ دارالعلوم لکھنؤ مین قائم ہو جسکے وجوہ بھی بیان
ہوتے رہے۔ لیکن بعض حضرات نے اس سے اختلاف کیا
اور یہ ظاہر کیا کہ دارالعلوم دہلی مین قائم ہونا باین وجوہ مناسب ہے
کہ اوّل تو دہلی مین یہ خصوصیت موجود ہے کہ کسی زمانے مین وہ

اسلامی دار الخلافت رہا ہے۔ ثانیاً یہ کہ بزرگانِ دین کے مزار اور انوار وہان کثرت سے موجود ہین۔ ثالثاً آب و ہوا بھی اُس شہر کی اچھی ہے۔ رابعاً نواب غازی الدین خان بہادر کی عمارت اسوقت تک ایسی موجود ہے کہ بہت سے مشکلات اُسکے ملنے سے طے ہوجائینگے۔ بنظر ان وجوہ کے سرسری طور پر یہ طے ہوگیا کہ دار العلوم دہلی ہی مین قائم کیا جاوے اور اُسوقت جلسہ عام مین اِسکی ایک حد تک شہرت بھی ہوگئی۔

لیکن جو وجوہ اور اسباب بعد تجربے کے پیش آئے وہ یہ ہین کہ اوّل بڑی بات دیکھنے کی یہ ہے کہ دار العلوم ایسا عظیم الشان کام محض فوری اتفاق سے انجام نہین پا سکتا۔ اِسکی سخت ضرورت ہے کہ خصوصیت مقامی کے لحاظ سے ایسے اعیان قوم اِسکے ذمہ دار ہون جو ذاتی وجاہت کے علاوہ مُلکی اور قومی رسوخ بھی رکھتے ہون اور اُنکو اُس حد تک اِس عظیم الشان کام مین دلچسپی ہو جسکی ضرورت ہی۔ معہذا اُسکے اطراف اور مضافات مین ایسے پُر اثر مقتدر حضرات سکونت رکھتے ہون کہ وقتاً فوقتاً امید سے زائد مدد دیسکین۔

ثانیاً تمام بزرگانِ قوم اِس سے واقف ہین کہ خاص

ہندوستان مین جو بڑے بڑے علما صاحب تصانیف وتالیف ومرکز تحقیقات وتبحر مانے گئے ہین اُنکے مسقط الراس اور نشو ونما کے مقامات بہار سے شروع ہوکر دہلی کرنال ہوتے ہوئے پنجاب تک ختم ہوتے ہین اور جنوبی اور شمالی حدود گورکھپور سے الہ آباد آگرہ ہوتے ہوئے پنجاب تک پہونچتے ہین۔ اگرچہ اب کساد بازاری کی سمی ہوا چل رہی ہے لیکن اِس سے پہلے تمام بلاد مین علمی چرچے علی السویہ ضرور رہتے تھے۔ لیکن خدا کی قدرت کہ اِسی چار دیواری کے اندر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ حضرتِ شاہ ولی اللہ۔ حضرتِ شاہ عبدالعزیز۔ حضرتِ ملا نظام الدین۔ حضرتِ مولانا عبدالعلے بحرالعلوم۔ حضرتِ ملا کمال الدین۔ حضرتِ ملا محمود جونپوری۔ حضرت ملا محب اللہ بہاری۔ حضرت مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی۔ مولانا فضل احمد مولانا اسد اللہ رحمہم اللہ وغیرہم علمای ہندوستان و پنجاب پیدا ہوئے پس اگر بجای دہلی کے لکھنؤ مین دارالعلوم قائم ہو تو زیادہ مناسب ہی کہ خاص بلاد مشرق و شمال کے وسط مین ہی اور بلاد پنجاب سے قرب و بعد کا موازنہ لکھنؤ اور دہلی سے قریب قریب یکسان ہے۔

ثالثاً اگرچہ یہ مسلم ہے کہ دہلی مین بزرگان دین اور اولیاے

کرام کے انوار اور برکات بہت ہین لیکن لکھنؤ بھی اِس خصوصیت مین بہت کچھ امتیاز رکھتا ہے اگرچہ اُس حد تک نہین تاہم یہ بھی اُن انوار اور آثار سے خالی نہین۔

اگرچہ باعتبار آب و ہوا کے دہلی کو کوئی خاص ترجیح ہو لیکن جب ہم اِس امر کو خیال کرتے ہین کہ دارالعلوم کسی ایسے مقام مین ہوگا جو شہر اور حدود مینو سپلٹی سے باہر ہو تو اسکے ماننے مین بالکل تامل نہین ہو سکتا کہ لکھنؤ اور دہلی اس امر مین مساوی ہین کسیکو دوسرے پر ترجیح نہین

بڑی بات دیکھنے کی یہ ہے کہ گذشتہ سال جبطور پر دارالعلوم کا قیام دہلی مین تجویز ہوا تھا اوسکی حالت اوپر ظاہر کر دی گئی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ حضرات دہلی نے کسقدر سرگرمی کی اور دلچسپی کا حصہ حاصل کیا۔ ہمکو خوب یاد ہے کہ ہمارے پُراثر اور اولوالعزم رُکن جناب مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے حضرات دہلی کی بڑی جماعت کے روبرو اِس مسئلے کو ظاہر کیا تھا لیکن اِسوقت تک مقتدر ذی اثر حضرات سے کسی نے بھی اسطرف توجہ نہین فرمائی نہ اِسکی آیندہ اُمید ہوسکتی ہی۔ جہان تک خیال کیا گیا یہی معلوم ہوا کہ اِس عظیم الشان بنیاد کا

بار صرف ہمارے معزز رکن پر پڑے گا۔ اگرچہ اُنکی ہمت اور جود سے
تقریر سے اسکا خیال ضرور ہے کہ ملک مین ایک خاص ہلچل
پڑ جائے گی لیکن کسیطور پر یہ مناسب نہین سمجھا گیا کہ اس عظیم الشان
بنیاد کو ایک ذاتِ واحد پر محدود کر دیا جائے۔

نواب غازی الدین حیدر خان بہادر کی عمارت کا ملنا
بھی کسیطرح متوقع نہین۔ جو وسائل اُسکی دستیابی کے سوچے گئے
تھے وہ صحیح نہ تھے۔

اگرچہ مشکلات ملکی اور طاعونی کشمکش سے جلسہ عام کا
عام اشتہار نہین دیا گیا لیکن اہل الراے کی ایک بڑی جماعت کو
اطلاع دیگئی جو بتاریخ ۱۴-۱۵- شوال ۱۳۱۵ھ جلسہ عام مین شریک
ہوئی۔ اُسوقت دارالعلوم کی تجویز اولاً مجلس انتظامی مین بغور پیش ہوکر
کہ اگرچہ دارالعلوم کیلیے دہلی طے ہوچکا ہی لیکن ہمارے صدر انجمن مد فیوضہم اور اور
اہل الراے ایسی وجوہ پیش کرتے ہین کہ دارالعلوم دہلی مین قائم ہو علاوہ اشکال کی بہت سی دقتونکو
مول لینا ہی لہذا آپ اسمین غور کرین۔ اِس مسئلے کے جلد طے ہوجانیکی تو وجہ بیان کی گئی تھی
اعتراض عام ہوتا جاتا ہے کہ اِس متبرک انجمن نے کوئی عملی
کارروائی نہین کی۔ اس اعتراض کی ایک حد تک وقعت بھی
ہے۔ لہذا اس اعتراض کا بجاے اسکے کہ تحریر یا تقریر سے

جواب دیا جاے عملی کوششون سے جلد سے جلد جواب دینا ضرور ہے
ناظم صاحب۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور
نظام دکن۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری شمس العلما
مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس
بھیکن پور۔ مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاولی
محمد حفیظ اللہ سابق مدرس اعلی مدرسہ عالیہ رامپور۔ مولوی سید
عبدالحی صاحب نائب ناظم شریک جلسہ تھے۔ سب نے بوجوہ مذکورہ
بالا اس سے اتفاق کیا کہ لکھنؤ مین دار العلوم کے قیام کی تدبیرین
عمل مین لائی جائین۔

جب مجلس انتظامی نے اس تجویز کو منظور کرلیا اُسکے بعد
جلسہ عام مین پیش ہوئی۔ چند حضرات نے سخت مخالفت کی بعض
حضرات نے یہ بھی راے ظاہر فرمائی کہ کسی دوسرے جلسے مین
اس امر کا طے ہونا اُٹھا رکھا جاے۔ لیکن عملی کارروائی نہونے کا
اعتراض زیادہ خوفناک تھا اور یہ قطعی امر تھا کہ اگر اسوقت یہ تجویز
طے نہوئی تو ایک سال تک پھر تعویق کا میدان طے کرنا پڑے گا
لہذا اکثر اراکین نے اسپر زور دیا کہ اسوقت طے ہو جانا چاہیے تاکہ
عملی کارروائی کا موقع ملسکے۔ بالآخر اسمین گفتگو شروع ہوئی اور

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔ مولوی رحیم بخش صاحب مدرس ہائی اسکول امبیڑہ مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور نے دہلی میں دار العلوم قائم ہونے پر اصرار کیا اور دیر تک بحث کرتے رہے اور لکھنؤ کی تجویز سے مخالفت کی۔ لیکن اس خیال سے کہ حضرات دہلی نے کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی اور ایک سال کی خط و کتابت سے بھی کوئی سرگرمی نہین پائی گئی نہ آیندہ امید تھی۔ اور اراکین انتظامیہ کا وہان پورا اثر ہونا بھی دشوار سمجھا گیا ان وجوہ سے اور نیز کثرت آراء سے یہ طے ہوگیا کہ دار العلوم لکھنؤ مین قائم ہو۔

اسکے ساتھ یہ غور کیا گیا کہ اگر دار العلوم کی عمارت تیار ہوجانے کے بعد افتتاح ہوگا تو ایک مدت تک شائقین کو انتظار کرنا پڑے گا لہذا یہ تجویز قرار پائی کہ بالفعل ایک شاخ ابتدائی درجات کی کھول دیجائے اور کسی اچھے موقع پر ایک عمدہ اور وسیع عمارت کرایہ پر لیجائے تاکہ سلسلۂ تعلیم و تربیت کا ایک نمونہ قائم ہو اور ملک کو عملی کارروائی سے یہ دکھا دیا جائے کہ دار العلوم کی تعلیم اور تربیت نے یہ اثر ظاہر کیا۔ مدرسین کی تجویز ناظم صاحب و مولوی خلیل الرحمن صاحب مولوی حکیم ظہور الاسلام صاحب کی رائے سے ہوگی۔

تجویز روانگی وفد

جلسہ عام سے یہ تجویز بھی منظور ہوئی کہ ایک وفد (ڈیپوٹیشن) لکھنؤ جانا چاہیے تاکہ وہاں رؤسا اور عمائد سے دار العلوم کے متعلق گفتگو کرے بالخصوص خان بہادر منشی اطہر علی صاحب۔ منشی احتشام علی صاحب۔ راجہ تصدق رسول خانصاحب تعلقہ دار کے مشورے سے کسی مناسب مقام مین ایک وسیع قطع آراضی کا تعین کرے تاکہ جلد سے جلد دار العلوم کی عمارت اور دیگر ضروری افکار مین کوشش کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

بتاریخ ۱۶ شوال ۱۳۱۸ھ روز پنجشنبہ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء بشرکت اصحاب ذیل وفد کانپور سے لکھنؤ روانہ ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب ناظم مولوی مسیح الزمان خانصاحب۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ مولوی ظہور الاسلام صاحب محمد حفیظ اللہ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب۔ مولوی حاجی یونس خانصاحب مولوی غلام محمد صاحب۔ حاجی ریاض الدین صاحب جنکو انجمن اسلامیہ جبلپور نے شرکت جلسہ عام کیلیے وکیل کرکے بھیجا تھا دوسرے دن وفد مین شریک ہوئے۔ ڈیڑھ بجے دن کو وفد لکھنؤ

پونہچا اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کا مہمان ہوا۔

کارروائی اور نتائج وفد

منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری خلف الصدق جناب منشی امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر سابق بھوپال سے خواہش ظاہر کی گئی کہ کوئی مناسب زمین جو وسیع بھی ہو دار العلوم کے واسطے عنایت کریں۔ منشی صاحب موصوف نے اپنی کمال دریا دلی سے یہ کہا کہ قریب شہر کے میری مقبوضہ زمینیں دو ہیں ایک بردرہ حسن باڑی جو شہر سے جانب غرب واقع ہے۔ دوسری وہ ہیں جو آفاق باغ سے متصل اور ملحق ہے انکے دیکھنے کے بعد جو پسند آئے اور دار العلوم کے واسطے کافی اور مناسب بھی ہو حسبۃً للہ دار العلوم کے واسطے نذر کرتا ہوں۔ اِس دریا دلی اور فراخ حوصلگی پر وفد نے شکریہ ادا کیا۔ بعد عصر جمیع ممبران وفد مع خان بہادر منشی اطہر علی صاحب منشی اشرف علی صاحب رئیس کاکوری منشی احتشام علی صاحب منشی محمد رفیع صاحب رئیس کاکوری کی گاڑیوں پر سوار ہوکر نہایت شان و شوکت سے زمین دیکھنے کے واسطے روانہ ہوئے۔ زمین کی وسعت ۔ موقع مناسب پر واقع ہونا ۔ بلندی اور خوشمنظر

ہونے کو ہر ایک نے پسند کیا۔ یہ زمین لکھنؤ سے جانب غرب جو سڑک
کاکوری کو جاتی ہے اُس سے متصل جانب جنوب کے واقع ہی۔ میان
الماس کا وسیع باغ گویا اُسکا ہم سرحد ہی۔ ایک بہت بڑا پختہ کنوان
جناب وزیر صاحب مرحوم نے تیار کرایا تھا جو انشاء اللہ احاطۂ دارالعلوم
کے اندر ہوگا۔ اس زمین کو دیکھتے ہی ہر ایک کی زبان پر یہ مصرعہ
جاری تھا ع سالے کہ نکوست از بہارش پیداست ۔

دوسرے دن بتاریخ ۱۷ شوال روز جمعہ ۱۳۱۵ھ مطابق
۱۱ مارچ ۱۸۹۸ء بعد عصر ایک جلسہ منعقد ہوا جسکے صدر انجمن جناب
مولوی عبدالمجید صاحب فرنگی محلی قرار پائے۔ موجودہ ارکان سے
حضرات ذیل شریک جلسہ تھے۔ مولوی محمد علی صاحب ناظم مولوی
مسیح الزمان خانصاحب مولوی ظہور الاسلام صاحب محمد حفیظ اللہ
مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب
مولوی حبیب الرحمن خانصاحب۔ مولوی محمد یونس خانصاحب۔
مولوی غلام محمد صاحب۔ مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی مولوی
عبدالعلی صاحب مدراسی۔ شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ فیض آباد

(۱) بغرض منظوری یہ تحریک کی گئی کہ حسب
تجویز جلسۂ عام منشی احتشام علی صاحب۔ حکیم عبدالعزیز صاحب

لکھنوی - راجہ تصدق رسول خانصاحب - خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ - چودھری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ جلسۂ انتظامیہ کے ارکان مین داخل کیے گئے ہین جسکو موجود حضرات نے بخوشی منظور کیا اسکے بعد یہ ظاہر کیا گیا کہ دار العلوم کی شاخ جو عنقریب کھولی جائے گی اُسکے ایک سال کے مصارف کے واسطے یہ خیال کیا گیا ہی کہ اراکین انتظامیہ اپنے ذمے لین - چنانچہ اس بنا پر قریب ایک ہزار روپے کے چندہ دینا اراکین موجودہ نے بمقام کانپور منظور کر لیا ہے آپ حضرات بھی مناسب مدد کرین چنانچہ منشی احتشام علی صاحب نے پانسو روپے اور حاجی شیخ قادر بخش صاحب نے دو سو روپے اور حکیم عبد العزیز صاحب نے سو روپے دینے کا وعدہ کیا -

(۲) یہ رائے قرار پائی کہ ایک کمیٹی حضرات ذیل کی قائم ہو - جو خصوصیت مقامی کی وجہ سے دار العلوم کے متعلق ابتدائی کاروائیونکا اہتمام افتتاح وغیرہ کا انتظام اپنے ذمے لے - اس کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت ممبران کی توسیع و اراز یاد کرے نام اس مجلس کا

مجلس اشاعۃ العلوم ہوگا -

مولوی عبد المجید صاحب فرنگی محلی - مولوی عبد الرؤف صاحب

فرنگی محلی - خان بہادر منشی طہور علی صاحب منشی احتشام علیصاحب حکیم عبدالعزیز صاحب - راجہ تصدق رسول خانصاحب - خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب - مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی - سید حسن شاہ صاحب یہ بھی قرار پایا کہ سکرٹری اس جلسے کے منشی احتشام علی صاحب ہونگے اور حسب ذیل امور اس کمیٹی کے فرائض مین داخل کیے گئے -

(الف) بوجہ خصوصیت مقامی خاص ملک اودھ مین فراہمی سرمایۂ دارالعلوم کی معقول فکر کرنا -

(ب) اجراے دارالعلوم کے ضروری اور مناسب تدابیر -

(ج) دارالعلوم کے انتظامات کی خاص نگرانی اور دیکھ بھال -

(۳) نقشۂ عمارت دارالعلوم کے نسبت یہ قرار پایا کہ اوسکی تیاری کا بندوبست جلسۂ معین مجلس اشاعۃ العلوم کرے گا -

(۴) یہ قرار پایا کہ حسب تجویز سابق معتمدین فراہمی سرمایۂ دارالعلوم سے تحریک کیجاے کہ وہ اپنے فرائض کی تعمیل مین ساعی ہون اور اسکی طرف خاص توجہ فرمائین اور بجاے مولانا شاہ امانت اللہ مرحوم کے مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور معتمد مقرر ہون -

(۵) یہ طے ہوا کہ جو سرمایہ ندوۃ العلما کا منشی نصیر الدین صاحب کانپوری کی تحویل مین ہے اُسمین سے پانسو روپے مصارف دفتر ندوہ کے واسطے کانپور مین چھوڑ دیے جائین باقی کل زر منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی تحویل مین منجانب ندوہ جمع کر دیا جائے جو پانسو روپے کانپور مین رہین اُنکو ناظم صاحب جسکو مناسب سمجھین اُسکی تحویل مین سپرد کر دین۔

(۶) منشی احتشام علی صاحب کا شکریہ بابت عطاے آراضی دار العلوم کے ادا کیا گیا۔

(۷) صدر انجمن صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور جلسہ باضابطہ ختم ہوا

چونکہ راجہ تصدق رسول خانصاحب بوجہ بیماری کے شریک جلسہ نہین ہو سکے تھے لہذا بعد ختم جلسہ مولوی محمد علی صاحب ناظم راقم محمد حفیظ اللہ۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب راجہ صاحب موصوف کے مکان پر گئے اور تفصیلی کیفیت جلسہ سالانہ کانپور اور ڈپوٹیشن کے آنے اور جلسہ منعقدہ لکھنؤ کی راجہ صاحب سے بیان کی۔ راجہ صاحب نے نہایت توجہ سے حالات سُنے اور سرمایہ اجراے کار کے متعلق مشورہ دیا۔ دار العلوم کے متعلق ہر قسم کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ جلسہ انتظامیہ کی کیفیت سُن کر مسرت ظاہر کی اور وعدہ کیا

کہ جنکا تعداد چند دن سے اطلاع دونگا۔ رخصت کے وقت باوجود
عارضۂ نقرس گاڑی تک پونہچانے کے لیے تشریف لائے
دوسرے دن وفد رخصت ہوکر کانپور آیا۔

بزرگانِ قوم سے قابلِ توجہ گذارش

من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا الخ

جسنے اسلام مین کوئی نیک طریقہ جاری کیا اسکو خود اپنے کیے کا ثواب اور اسکے بعد جو اسپر عمل کرنیوالے آئینگے سبکا ثواب ملیگا۔

ای ہمدردان قوم و جان نثاران اسلام کیا آپ کو معلوم نہین کہ یہ مبارک انجمن ندوۃ العلما کیا کرنا چاہتی ہے اِسکے مقاصد و اغراض کیا ہین۔ منجملہ اور مقاصد کے اِسکا بڑا مقصد دار العلوم کا قائم کرنا ہے۔ دار العلوم بھی وہ جسکی وسعت اور علوِ شان اِس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ ہر فن کے کامل ماہرین خاص اس فن کے مدرس مقرر کیے جائین اور طلبا کے لیے اُنکے رہنے کی مکانات علیحدہ علیحدہ بنائے جائین اور وظائف و دیگر اُمور ضروری کی معقول فکر کیجائے اور تربیت و تعلیم مین اِس حد تک کوشش کیجائے کہ نتائج اور اثرات کی روسے اسکی امید ہو سکے کہ قوم مین ایسے مفسر۔ محدث۔ فقیہ معقولی۔ مناظر۔ ادیب وغیرہ وغیرہ پیدا ہونگے جنکو آج انکھین ترستی

ہین۔ اور جو اسلاف کرام کے نمونے ہونگے السعی منی والاتمام علی اللہ لیکن آپ حضرات کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ بڑے کامون مین بڑی مدد کی بھی حاجت ہی جن لوگون نے اس عظیم الشان بار کو اپنے سر پر لیا ہے اُنکو اسکا یقین تھا اور ہے کہ مسلمانون مین اب بھی ایسے اولوالعزم صاحب ہمت حضرات موجود ہین جنکی مردانہ توجہ سے اس مہتم بالشان امر کا انصرام بآسانی ہو سکے گا جو تدابیر فراہمی سرمایہ کے ہین اُنکا خیال قوم اور ملک کو بہت ضرور ہے۔ اگر اپنی آمدنی کا ایک قلیل جز اس کار خیر مین صرف کرنا منظور کرلین تو اُمید سے زائد جلد سے جلد یہ مہم آسان ہو جائے۔

وفد کو طلب کرنا۔ ارکین کی توسیع مین کوشش کرنا معین مجالس اشاعۃ العلوم کا ہر شہر مین قائم ہونا ایسے تدابیر ہین جنسے مجموعی قوت اور اجتماعی طاقت بہت کچھ کر سکتی ہے ید اللہ فوق الجماعۃ کا قوی اثر ملک مین معقول تحریک پیدا کرے گا۔

آج دنیا مین غیر قومون نے کسقدر ترقی اور فلاح کے اسباب فراہم کیے ہین اور کرتی جاتی ہین۔ کیا ہمسے یہ بھی نہین

ہوسکتا کہ اپنے پاک اور سچے مذہب اسلام کی ترقی مین جان و
مال سے فدا ہو جائین مبارک ہین وہ لوگ جو دینی تائید مین
پیشقدمی کرین اور مصداق حدیث سابق الذکر سابقون اولون
مین داخل ہونے کا شرف حاصل کرین - محمد حفیظ اللہ عفی عنہ

تحفہ اس مضمون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دہلی مین دارالعلوم کے قائم ہونیکی منظورشدہ تجویز مین رد و بدل کرکے بجاے دہلی کے لکھنؤ تجویز کیا گیا ہی - یہ رد و بدل بظاہر ارکان ندوہ کی بے استقلالی پر دلالت کرتا ہی جو ایک ناپسندیدہ امر ہی - مگر جب ضرورت اور مصلحت پر مبنی ہو تو ہماری نزدیک کوئی ہرج نہین اسلیے ہمکو مولانا اعظم حسین صاحب کی راے سے بالکل اتفاق ہی جو انھون نے اپنے ایک خط مین ظاہر کی ہے کہ ارکان ندوہ کو اپنی راے سابق کے پابندی ضرور نہین جہان انفع ہو وہین دارالعلوم کا قائم کرنا بہتر ہے - اس رد و بدل مین ارکان ندوہ نے جو فوائد سمجھے ہون وہ ہمکو معلوم نہین مگر ایک فائدہ اور بہت بڑا فائدہ ہمارے خیال مین یہ ہی کہ دہلی سے بزرگان دین کا سایہ جب سے اٹھ گیا ہی وہ فتنہ و فساد کی مرکز بن گئی ہے جو باہمی نزاعین اور فرعی ہنگامے شروع ہوتے ہین وہ اکثر وہین سے اور لکھنؤ مین یہ بات نہین ہے علاوہ اسکے روسا و علمای لکھنؤ کو جو ہمدردی ندوے کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ لکھنؤ مین جب جلسۂ عام منعقد ہوا ہی اسوقت علما اور رؤسا نے جس جوش مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا ہی اور دارالعلم فرنگی محل کے علما نے مہمانون کا استقبال اور دارالتفریح مین اپنے کتب خانون سے جو کچھ مدد کی ہی وہ کسی پر مخفی نہین اسکے علاوہ جلسے کے بعد جس خصوصیت کے ساتھ شمس العلما جناب مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی محلی اور مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی نے تمام علمای ندوہ کی دعوت کی اور جو اظہار محبت و یگانگت کیا وہ اسوقت تک دیکھنے والونکی نظرونکے سامنے ہی - اُمید ہی کہ اس بات پر نظر کرکے رؤسای اودھ اسی طرح سے دارالعلوم کا بھی خیر مقدم کرینگے اور رؤسای پنجاب اس مصلحت پر نظر کرکے اس رد و بدل سی ناخوش نہونگے -

کتب ضروریہ دار العلوم

مختصر کیفیت کے پڑھنے سے معزز ناظرین کو معلوم ہوجائیگا کہ انشاء اللہ تعالی دار العلوم کا درجۂ ابتدائی عنقریب کھولا جائیگا اس درجے کیلیے جن کتابون کی حاجت ہی اسکو مفصل مضمون مین بیان کیا گیا ہو یہان پر صرف اُن کتابون کی فہرست دیجاتی ہی جنکے کم سے کم بیس بیس نسخونکی حاجت ہی اگر اہل ہمت توجہ کرین تو انکا جمع ہونا کچھ دشوار نہین ہی یہ سب چھوٹی چھوٹی کتابین ہین جو ارزان نرخ پر ملتی ہین -

میزان منشعب	۲ر	مفصل زمخشری	۱۲ر	مرقات	۲
صرف میر	۱ر	شرح ملا جامی	[illegible]	قطبی	۹ر
علم الصیغہ	۴ر	مغنی اللبیب	[illegible]	میر قطبی	۵ر
نقود الصرف		تلخیص المفتاح	۳ر	شرح ہدایۃ الحکمت خیرآبادی	۱۰ر
فصول اکبری	۴ر	عروض المفتاح	۳ر	فرائض شریفی	۱۲ر
مفتاح الادب ہر دو حصہ و ضمیمہ	۱۲ر	مطول	[illegible]	علم الفرائض	۲ر
ہدایۃ الادب ہر دو حصہ	[illegible]	نفیث	سے	رشیدیہ	
منتخبات العربیہ	[illegible]	انٹرمیڈیٹ کورس		تمہید مولانا ابو شکور سالمی	
مجموعہ نحو میر	۲ر	دیوان ابو العتاہیہ	[illegible]	المعتمد فی المعتقد	
عوامل مصریہ		منبہات بن حجر		رسالہ حمیدیہ	[illegible]
شرح مایۃ عامل	۷ر	کفایۃ المتحفظ	عہ	اصول شاشی	۷ر
تقویم اللسان		فقہ اللغہ ثعالبی	صہ	قدوری	۹ر
ہدایۃ النحو	۳ر	انشائے حسن عطار	۸ر	مراقی الفلاح	۱۲ر
کافیہ	۶ر	حسن التوسل	عہ	مشکوۃ شریف	[illegible]
الفیہ بن مالک	۹ر	کلیلہ دمنہ	۷ر	ریاض الصالحین امام نووی	
اوضح المسالک	صہ	مجموعہ منطق	۴ر	تاریخ الخلفا	[illegible]
شرح الفیہ للسیوطی	۱۰ر	شرح تہذیب	۶ر	تفسیر جامع البیان	[illegible]

وظائف کی ضرورت

الحمدللہ کہ دارالعلوم کی علمی کارروائی اب شروع ہوگئی ہے اور انشاءاللہ تعالی عنقریب اسکا افتتاح ہوجائیگا اور بتجویز حال کے موافق بالفعل اسکا ابتدائی درجہ کھولا جائیگا جسمین صرف نحو کی پوری تعلیم دیجائیگی اور اسکے ساتھ ادب فقہ۔ تفسیر۔ حدیث اور منطق کی بقدر ضرورت ہوگی علاوہ اسکے حساب ہندسہ فرائض کی علمی مشق کرائی جائے گی اسکے ساتھ یہ بھی انتظام کیا جائیگا کہ انگریزی خوان طلبہ کو دینیات اور عربی کی تعلیم دیجائے۔

اسوقت سرمایہ کے لحاظ سے یہ منظور ہوا ہے کہ ۲۰ طالبعلمون کے خورد و نوش وغیرہ حوائج ضروریہ کا مدرسے کے جانب سے انتظام کیا جائے اسکے علاوہ جو لوگ اپنے حوائج ضروریہ کے خود متکفل ہوسکتے ہین انکی تعلیم اور نیز خورد و نوش کا باخذ چندہ انتظام کیا جائے گا۔ مگر اس زمانے کیحالت کے لحاظ سے یہ قطعاً معلوم ہے کہ جو حضرات دولتمند ہین اور اپنی اولاد کو عمدہ طور پر تعلیم دلا سکتے ہین وہ عربی تعلیم کیطرف ابتک متوجہ نہین اور جو غریب شرفا عربی تعلیم کے شائق ہین وہ اس قابل نہین ہین کہ خود تمام مصارف کے متکفل ہون اسلیئے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ خود دارالعلوم مین اہل دل کی فیاضی سے ایسا سرمایہ جمع رہے جس سے بکثرت وظائف دیکر شرفا کی بچونکو تعلیم دیجاسکے

علاوہ اسکے انگریزی خوان طلبہ کو دینیات اور علوم عربیہ کی تعلیم دینے کے لیے مدرسہ انتظام کر رہا ہے مگر انکی خورد و نوش لباس وغیرہ کیلیے وظیفے ابتک مہیا نہین ہوئی جسکی سخت ضرورت ہے۔ ابتک اس صیغے کیلیے صرف نواب محمد اسحاق خان بہادر وزیر رامپور اور حاجی محمد اسمعیل خان رئیس علیگڑھ نے ایک ایک وظیفے کا دینا منظور کیا ہے۔

اسلیے ہم تمام روساے اسلام کو اسکی جانب متوجہ کرتے ہین اگر وہ اپنی فیاضی سے وظائف مقرر فرمائین گے تو علاوہ ثواب اُخروی کے دنیا مین انکو نیکنامی حاصل ہوگی اور انکی فیاضی سے ایک اعلی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے گا جس سے اسلام کو عظمت اور مسلمانونکو فراخدلی اور شگفتگی حاصل ہونیکی امید کیجاتی ہے۔ ان دونون صیغون مین سے جس صیغے کے لیے وظیفہ وہ مقرر کرینگے اُسیمین صرف کیا جائے گا۔

سید مسعود حسن

۳۷۸۱۵۴

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی
صدر شعبہ جات و نصاب بیک وقت پانچ کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ ملازمین جامعہ عثمانیہ و کلیات ملحقہ گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ
تین کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور غیر گزیٹیڈ
دو کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبا میں ریسرچ کرنے والے ایم۔ اے، ایل ایل۔ بی اور فوقانی جماعتوں کے
طلبہ تین کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب
ایک پیسہ فی کتاب روزانہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر لیجائی جا سکیں گی مگر اس غرض سے
کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم ہو جائیں یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری
عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہیں
لکھا جا سکے گا۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
باہر نہیں لیجائی جا سکیں گی۔ فقط